

”اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ ،
فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“



اس مشہور روایت کو امام ابو الفرج ابن الجوزیؒ نے ”حسن بن عطیہ عن ابی عاتکہ عن النضر“ کے طریق سے یوں ذکر فرمایا ہے :

”أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ
أَبَانَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
خَالِدٍ الْمَرْهِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَبِيبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ
بْنُ عَطِيَّةٍ الْكُوفِيُّ عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ“

اور :

”أَبَانَا عُمَرُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبُسْطَرِيُّ قَالَ أَتَانَا إِبْرَاهِيمُ

عہ علم حاصل کرو خواہ چین میں ہو، کیونکہ علم حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے“

لہ ”موضوعات“ لا امام ابن الجوزیؒ، کتاب العلم ج ۱ ص ۲۱۵ طبع مکتبۃ السلفیہ بالمدينۃ المنورة ۱۳۸۶ھ۔

بْنُ أَبِي نَصْرٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ السَّمُرَقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ الشَّاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ خَيْرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبْرَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَازِكَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ۝

امام ابو خزرجی کے علاوہ اس روایت کو ابو نعیم اصبہانی، ابن عبد البر، خطیب بغدادی، ضیاء مقدسی، ابن علیک نیشاپوری، ابن عدی اور ابو القاسم شیری وغیرہ نے بھی حسن بن عطیہ الکوفی ثنا ابو عاتکہ طریف بن سلمان عن انس کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بعض روایات میں صرف "أَطْلِبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ" اور بعض میں "أَطْلِبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ" کے بعد "فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ کا اضافہ اور بعض میں صرف "طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ ملتے ہیں۔

اس روایت کے نصف اول یعنی "أَطْلِبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ" کے متعلق ابن عدی فرماتے ہیں: "مجھے علم نہیں کہ حسن بن عطیہ کے علاوہ کسی اور نے "وَلَوْ بِالصَّيْنِ" (خواہ چین میں ہو) کا قول روایت کیا ہو" ۝

۱۰ ایضاً ۱۰ اخبار الاصبهان لابن نعیم اصبہانی ج ۲ ص ۱۰۶ طبع لیدن ۱۹۳۴ء جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۸، طبع مکتبۃ العلمیۃ بالمدينة المنورة ۱۴۰۵ء تاریخ الخطیب بغدادی ج ۹ ص ۲۶۲ طبع بیروت و کتاب الرحلة للخطیب ج ۱ ص ۲۵۲ منتقى من مسوعة برو، للمحقق ضیاء

خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: ”أَطْلَبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ“ کو حسن بن عطیہ کے علاوہ کوئی دوسرا راوی بیان نہیں کرتا۔ نیز ”اس امر کو حاکم نے بھی قبول کیا ہے جیسا کہ ابن حب نے حاکم سے نقل کیا ہے۔“ ۱۲

امام ابن الجوزیؒ نے بھی حاکم نیشاپوری کی اس تحقیق کو نقل فرمایا ہے: ”حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری کا قول ہے کہ اس میں حسن بن عطیہ کا تفرد ہے۔“ ۱۳ لیکن حاکم نیشاپوری کی رائے سے اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

”یہ قول حاکم کی تحریف ہے۔ کیونکہ یہی روایت حسن بن عطیہ کے علاوہ دوسرے طریق اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے۔“ ۱۴

”أَنْبَأَنَا بِهٖ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُقَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَخْطَلِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا طَرِيفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَاتِكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْلَبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“ ۱۵

امام عقیلیؒ نے بھی روایت کے اس دوسرے طریق کی تخریج یوں بیان فرمائی ہے:

”عَنْ حَبَّادِ بْنِ خَالِدٍ الْخِطَّاطِ قَالَ حَدَّثَنَا طَرِيفُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِهٖ الْخ“ ۱۶

مقدس ج ۱ ص ۲۸ کہ ”فوائد“ لابن علیک نیشاپوری ج ۲ ص ۲۴۱ ۲۴۲ ابن عدی ج ۲ ص ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱

اور ساتھ ہی اس پر یہ حکم لگایا ہے، ”وَلَوْ بِالصَّيْنِ“ کے الفاظ ابو عاتکہ کی روایت کے علاوہ کسی اور سے محفوظ نہیں ہیں، جبکہ وہ خود متروک الحدیث ہے۔ نیز ”خَرِصَةُ عَلِيٍّ جَلِّ مَسَلِمٍ“ کی روایت میں بھی ضعف کی لچک کا تقرب پایا جاتا ہے۔^{۱۱} اس روایت کے ہر دو طریق کے مشہور راویوں یعنی عطیہ الکوفی اور ابو عاتکہ طریقت بن سلیمان کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں:

”حسن بن عطیہ کی ابو حاتم رازیؒ نے تصنیف کی ہے اور ابو عاتکہ کے متعلق امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔“

امام بخاریؒ کی طرح ابو عاتکہ کی تضعیف میں امام نسائیؒ نے ”لَيْسَ بِثِقَةٍ“ (یعنی ثقہ نہیں ہے)، امام عقیلیؒ نے ”متروک الحدیث“ اور ابو حاتم رازیؒ نے ”ذَاهِبُ الْحَدِيثِ“ (ہونے کا حکم لگایا ہے، جیسا کہ ان کے فرزندؒ نے اپنے والدؒ سے نقل کیا ہے) علامہ محمد ناصر الدین الالبانیؒ فرماتے ہیں: ”آفت الحدیث ابو عاتکہ وہ شخص ہے جس کی تضعیف پر اتفاق ہے۔“ ﷺ

امام ابو الفرج ابن الجوزی الیمینیؒ نے اس روایت کو اپنی مشہور کتاب "الموضوعات" میں درج کیا ہے۔ پس یہ قابل التفات نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزیؒ کی اصطلاح میں موضوع وہ حدیث ہے جس کے بطلان پر دلیل قائم جائے۔ اگرچہ اہل علم حضرات کی ایک جماعت نے ان کی موضوع ٹھہرائی ہوئی بعض احادیث سے اختلاف کیا ہے، لیکن بقول علامہ ابن تیمیہؒ: "حق یہ ہے کہ موضوعات کے باب میں ابن الجوزیؒ کی رائے باتفاق علماء و بیشتر صحیح ہے"۔ لہٰذا چنانچہ اس روایت کو "موضوعات" میں درج کرنے کے بعد امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے"۔ ۷۳

٤٤ أيضاً موضوعات لابن الجوزي ج ١ ص ٢١٦ ٤٥ ج ١ ص ٢١٢ ٤٦ سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة للشيخ محمد ناصر الدين الألباني ج ١ ص ١٢٢ طبع المكتب الاسلامي ١٣٩٨ هـ موضوعات لابن الجوزي ج ١ ص ٢١٥، ٢١٦ ٤٧ ارد ترجمه الوسيط للشيخ الاسلام ابن تيمية ص ١٣٩ طبع لاهور ١٩٤٦ هـ ٤٨ موضوعات لابن الجوزي ج ١ ص ٢١٦ -

علامہ ابن قدامہ الدوری سے نقل فرماتے ہیں کہ: ”انہوں نے یحییٰ بن معینؒ سے ابو عاتکہ کی اس روایت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔“ ۲۷ اور امام مردی سے روایت ہے کہ: ”ابو عبد اللہ یعنی امام احمدؒ نے اس حدیث کو بیان کر کے اس کا شدید انکار فرمایا“ ابن حبان کا قول ہے: ”وَهَذَا الْحَدِيثُ بَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهُ“ یعنی یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ۲۸ علامہ شمس الدین سخاویؒ نے اس قول کو ”المقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشہورۃ علی السنة“ ۲۹ میں ترجیحاً نقل کیا ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانیؒ بھی اس حدیث پر ”باطل“ ہونے کا حکم لگاتے ہیں ۳۰ لیکن جلال الدین سیوطیؒ نے ”اللآلی المصنوعۃ فی الاخبار الموضوۃ“ میں علم ابن الجوزی کے ابن حبان سے نقل کردہ قول پر تعقب کیا ہے، جس کا ماحصل یہ ہے کہ:

”یہ روایت، دوسرے دو طریق سے وارد ہوئی ہے: (۱) یعقوب بن اسحاق ابراہیم عسقلانی کی مرفوع روایت بسند من زہری عن انسؓ، جسے حافظ ابن عبد البرؒ نے روایت کیا ہے اور (۲) احمد بن عبد اللہ الجویباری کی مرفوع روایت بسند عن ابی ہریرہؓ، جس میں روایت کا صرف نصف اول یعنی ”أَطْلَبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالضَّيْنِ مَرَّتَيْنِ“ اس تعقب کی چند چیزیں محل نظر ہیں۔ مثلاً اول الذکر طریق اسناد میں یعقوب نامی راوی موجود ہے۔ جو بقول امام ذہبیؒ ”کذاب“ ہے۔ یعقوب کی تکذیب کے بعد امام ذہبیؒ نے اس کی روایت کی ہوئی بعض دوسری باطل روایات کا تذکرہ بھی کیا ہے جو اس نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کی ہیں۔ مثلاً ”مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا“ وغیرہ ۳۱ اور آخر الذکر طریق اسناد میں ایک راوی احمد بن عبد اللہ نیشاپوری الجویباری ہے جس کے متعلق امام ابن الجوزیؒ نے مقدمہ ”موضوعات“ میں ۳۲ ”إِسْنَاهُ

۲۷ منتخب لابن قدامہ ج ۱ ص ۱۰، ۱۹۹ ۲۸ موضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۲۱۶ ۲۹ المقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۳۳ طبع المکتبۃ النجاشی بمصر ۱۳۷۵ھ ۳۰ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوۃ لکتن: محمد ناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۴۱۳ ۳۱ اللآلی لسیوطی ج ۱ ص ۱۹۳ (مختصراً) طبع المکتبۃ التجاریۃ بمصر ۱۳۷۹ھ میزان الاعتدال للذہبی: ترجمہ یعقوب بن اسحاق طبع دار احیاء الکتب العربیۃ ۱۳۸۲ھ ۳۲ موضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۷۔

”مَنْ كَذَرَ الْوَضَائِعَ“، یعنی وہ کیا وضائع میں سے ہے، لکھا ہے۔ نیز اس راوی کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطیؒ خود فرماتے ہیں: ”وَالْجَوَابُ بِرَدِّ وَضَاعٍ“، یعنی جرمیاری وضاع ہے۔ چنانچہ واضح ہوا کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا یہ تعقب کچھ حقیقت و وقت کا حامل نہیں ہے۔

صاحب ”التعقیبات علی الموضوعات“ فرماتے ہیں: ”اس روایت کی تخریج ابوعاتکہ کے طریق سے امام بیہقیؒ نے ”شعب الایمان“ میں کی ہے اور اس پر یہ حکم لگایا ہے: ”مَنْ كَذَرَ الْوَضَائِعَ“، یعنی تم مشہور و اسناد ضعیف“، یعنی تم مشہور اور اسناد ضعیف ہیں۔ ابوعاتکہ امام ترمذیؒ کے رجال میں سے ایک ہے، جس پر انہوں نے کذب یا تممت کی کوئی جرح نہیں کی ہے۔ ابوعاتکہ کی حضرت انسؓ سے روایت میں متابعت موجود ہے (حافظ) ابولعلی الموصلی اور (حافظ) ابن عبد البر رحمہما اللہ نے ”جامع بیان العلم“ میں کثیر بن شنفر عن ابن سیرین عن انسؓ کے طریق سے بھی اس روایت کی تخریج کی ہے۔ (حافظ) ابن عبد البرؒ نے ایک اور طریق یعنی ”عبید بن محمد الفرہانی عن سفیان بن عیینہ عن الزہری عن انسؓ“ سے بھی اس روایت کی تخریج کی ہے۔ روایت کے نصف ثانی کی امام ابن ماجہ نے بھی تخریج کی ہے، جس کے بہت اکثر طرق اسناد حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ حافظ مہزیؒ فرماتے ہیں: ان روایات کا مجموعہ مرتبہ حسن تک پہنچتا ہے۔ امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ”عن انسؓ“ اس کو چار طرق سے اور عن ابی سعید الخدریؒ کی حدیث سے روایت کیا ہے: ”لَا اس تعقب کی بھی بہت سی چیزیں محل نظر ہیں، جن کا علمی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

- ۱۔ امام بیہقیؒ کا قول شعب الایمان، کے حوالہ سے جو اوپر نقل کیا گیا ہے۔ یعنی ”مَنْ كَذَرَ الْوَضَائِعَ“، اسناد ضعیف“، ”وَقَدْ رَوَى مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ ضَعِيفَةٍ“، تو آپؒ کا یہ قول روایت کے نصف ثانی سے متعلق ہے، نصف اول کے متعلق آں رحمہ اللہ نے قطعاً یہ نہیں فرمایا ہے۔
- ۲۔ جہاں تک ابوعاتکہ کے امام ترمذیؒ کے رجال میں سے ہوگا اور اس پر کذب یا

۱۳۲ھ کذا فی المقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۲۵

نئی دوسری ہمت کی جرح نہ کیے جانے کا تعلق ہے، تو وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ابو عاتکہ کی ضعیف میں کبار محدثین اور مشہور ائمہ رجال، مثلاً امام بخاری، امام نسائی، امام عقیلی، امام ابو حاتم رازی اور امام ابن الجوزی وغیرہ کے بہت سے اترال منقول ہیں جن میں سے چند پہلے ہی نقل لیے جا چکے ہیں۔

۲۔ کثیر بن شظیر کی روایت جو ”جامع بیان السنن“ میں ”عن ابن سیرین عن انس“ کے طریق سے اوپر بیان کی گئی ہے۔ اس کو سہمی نے تاریخ جرجان ۳۳۷ھ میں اور ذہبی نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن ان تمام کتب میں ابن ماجہ کی روایت کی طرح فقط روایت کا نصف ثانی موجود ہے، نصف اول تلاش بسیار کے باوجود ہمیں نہیں مل سکا۔

۳۔ حافظ ابویعلیٰ الموصلی کی روایت میں بھی روایت کا نصف اول انتہائی تلاش کے باوجود نہ مل سکا اور بقول علامہ جلال الدین سیوطیؒ کہ: ”اگر موجود ہوتا تو اسے علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد میں ضرور جمع کیا ہوتا جو کہ نہیں ہے“ نیز کثیر بن شظیر کے متعلق علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ ”یہی کا قول ہے“ لیکن سیوطیؒ ۳۶۷ھ میں ”صَدُّوقٌ يَخْطِئُ“ لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ”صَدُّوقٌ يَخْطِئُ“ کثیر بن شظیر کے علاوہ اس طریق اسناد میں اور بھی کئی مجروح رواۃ ہیں، جن کا ذکر ان شاء اللہ تفصیل کے ساتھ آگے کیا جائے گا۔ پس واضح ہوا کہ فن اسما الرجال کی کسوٹی پر یہ طریق بھی ٹھہر ثابت نہ ہو سکا۔

۵۔ حافظ ابن عبد البرؒ کی ”زہری عن انس“ والی روایت دو طریق سے وارد ہوئی ہے، جس کے پہلے طریق میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے، جسے امام ذہبی نے ”ضعفاء“ میں شمار کیا ہے اور امام ابن الجوزی نے بھی اسے ”ضعیف“ بتایا ہے۔ ابن عیاش کے متعلق مشہور ہے کہ یہی روایات، جو وہ غیر شامیوں سے روایت کرتا ہے، ان میں (یقیناً) ضعف پایا جاتا ہے۔ اور چونکہ زیر نظر روایت میں بھی وہ ایک غیر شامی (یونس بن یزید، جو اہل مصر میں سے تھے) سے روایت کرتا ہے، اس لیے اس میں بھی ضعف ہے۔ اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اس طریق اسناد میں ایسے اور کئی رواۃ موجود ہیں جو عند المحدثین مجروح قرار پائے ہیں۔

۳۷۷ھ جامع بیان السنن لابن عبد البر ج ۱ ص ۹ ۳۷۷ھ تاریخ جرجان للہی ص ۳۷۷ طبع حیدر آباد دکن۔
۳۷۷ھ میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۴۰۶ ۳۷۷ھ العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ طبع لاہور ۳۷۷ھ تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانی طبع لکھنؤ ۳۷۸ھ العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۳۷۹ھ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوۃ للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ج ۱

”زہری عن النضر“ کی دوسری روایت میں عبید بن محمد الفریابی راوی ”مجهول“ ہے۔ اس کی ”جہالت“ کی طرف علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ابتداءً سند نقل کرتے ہوئے خود اشارہ فرمایا ہے۔ یہ لکھ پس اس طریق کو صحیح و سالم تصور کرنا محض واہمہ ہے۔

۶۔ صاحب التتبعات علی الموضوعات، کا یہ قول کہ: ”اس روایت کے بہت کثیر طرق اسناد ہیں....!“ تو اس سے مراد محض روایت کا نصف ثانی ہے، جیسا کہ کتب احادیث کے مطالعہ اور خود صاحب ”التتبعات“ کے کلام سے ظاہر ہے۔ یہاں البتہ علامہ مناویؒ یہ سمجھنے میں غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں کہ اس سے مراد پوری روایت ہے۔ چنانچہ اپنی شرح میں ابن حبانؒ کے اس روایت کے ”ابطال“ اور امام ابن الجوزیؒ کے ”موضوع“ ہونے کے احکام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”اب ہم علامہ مزیؒ کا قول پیش کرتے ہیں: اس روایت کے کئی طرق ہیں، جن کا مجموعہ درجہ حسن تک پہنچتا ہے۔ اور علامہ ذہبیؒ کا قول تلخیص الواہیات میں اس طرح درج ہے کہ: متعدد واہیات طرق سے یہ روایت وارد ہوئی ہے لیکن اس کے بعض طرق صالح ہیں“

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی علامہ مناویؒ، علامہ مزیؒ اور علامہ ذہبیؒ کے مندرجہ بالا اقوال کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

”حق بات یہ ہے کہ علامہ مناویؒ کا یہ محض وہم و گمان ہے کیونکہ علامہ مزیؒ کی مراد روایت کے فقط نصف ثانی سے ہے جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے سابقہ کلام سے ظاہر ہے۔ اور اسی روایت کے نصف ثانی کو علامہ ذہبیؒ نے ”تلخیص الواہیات“ میں بھی مراد لیا ہے (جس کا علامہ مناویؒ نے حوالہ نقل کیا ہے) جس کی صحت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔“^{۱۳۹}

محترم علامہ محمد ناصر الدین الالبانی مزید یہ فرماتے ہیں کہ: ”روایت زیر نظر کے نصف اول کے متعلق ابن حبانؒ اور ابن الجوزیؒ نے جو حکم لکھا وہ برحق ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی صالح

ص ۴۴۰ وج ۲ ص ۱۰۲، ۱۳۱، ۲۶۱ شہہ اللالی لسیوطی ۱۳۹ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ و الموضوعۃ لناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۴۱۶۔

طریق اسناد موجود نہیں ہے جو اس کی صحت کو تقویت دے سکتا ہو۔ لیکن روایت کے نصف ثانی کا بقول علامہ مزنی درجہ حسن تک پہنچنے کا احتمال ہے، کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے بہت سے طرق وارد ہوئے ہیں، جن میں سے آں محترم کو صرف آٹھ طرق مل سکے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت، جن میں ابن عمر، ابوسعید، ابن عباس، ابن مسعود اور علی رضی اللہ عنہم ہیں، نے بھی اس نصف ثانی کو روایت کیا ہے۔ علامہ محترم کو بقیہ طرق اسناد کی تلاش ہے تاکہ ان پر تحقیق کر کے صحت یا تحسین یا تضعیف کا حکم لگا سکیں ۵۴۲

اوپر علامہ محترم محمد ناصر الدین الالبانی صاحب نے علامہ منادی، علامہ مزنی اور علامہ ذہبی کے اقوال پر اعتماد کرتے ہوئے اس نصف ثانی روایت کے بعض طرق کے صالح ہونے یا ان کے مجموعہ کے درجہ حسن تک پہنچنے کی تائید یا کم از کم ان کے درجہ حسن تک پہنچنے کے احتمال کا جو اظہار فرمایا ہے، وہ قطعاً حقیقت و انصاف کے منافی ہے جس کا تفصیلی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے، وباشد التوفیق!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت (نصف ثانی) کے سولہ طرق وارد ہوئے ہیں جو اس طرح ہیں:

طریق اول:

”أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَارِقِ قَالَا أَخْبَرَنَا الضَّرَكِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْكَتَّانِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ نَارَوْدُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْقَدُّوسِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا حَدِيثًا عَنْهُ قَالَ:

۵۴۲ ایضاً

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ
فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" (ذکرہ ابن عبد البر والبیہقی
والسخاوی وابن الجوزی) رحمہ اللہ

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں ہے۔ کیونکہ اس طریق اسناد میں ایک آدمی عبد القدوس
ابن حبیب دمشق ہے جو کذاب ہے۔ جلال الدین سیوطی نے عبد القدوس کو "متروک"
قرار دیا ہے، ابن حبان نے تصریح کی ہے کہ "إِنَّهُ كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ" یعنی
وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا، عبد الرزاق کا قول ہے کہ "میں نے ابن مبارک کو عبد القدوس
کے علاوہ کسی اور کو کذاب" کہتے نہیں سنا۔ رحمہ اللہ اس طریق میں عبد القدوس راوی کا
تابع ابراہیم بن سلام بھی بزار کے نزدیک "مجهول" ہے۔ رحمہ اللہ

طریق دوم:

"أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطِيبِيُّ - حِينَ قَدِمَ عَلَيْنَا
قَالَ نَاعَبُدُ الرَّزَاقِيَّ بْنَ عَمْرِو بْنِ شَمَةَ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ نَا أَبُو يَحْيَى
الْمَوْصِلِيُّ قَالَ نَا هُزَيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَمَانِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ
قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ شَيْقِقِ عْرِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ الْمُقَرِّيُّ: وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصِيرٍ قَالَ
أَنَا سَمُوعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ بَحْلٍ قَالَ نَا حَنْسُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَيْخِ بْنِ سَبْرِ بْنِ عَنَسٍ

۵۳۳ جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۸ وشعب الایمان للبیہقی ج ۱ والمقام الحسنہ
للسخاوی ج ۲ ص ۲۶۶ والعلل المتناہیة فی الامادیث الواہیة لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۸، ۵۹
۵۴۲ کذا فی سلسلۃ الامادیث الضعیفۃ والموضوعۃ لنا مرالدین الالبانی ج ۱ ص ۳۰۶ -
۵۴۳ میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۳۶ -

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ
... الخ " (ذكره ابن عبد البر والسهيمي والذهبي وابن
الجوزي) ۵۴۷

یہ طریق اسناد بھی نہایت کمزور ہے، کیونکہ اس طریق کے بعض روایات کے متعلق امام
ابن الجوزی فرماتے ہیں: "راوی عثمان بن عبد الرحمن الزہری کے متعلق یحییٰ کا قول ہے:
"كَانَ يَكْذِبُ"، اور ابن حبان کا قول ہے: "كَانَ يَزْوِجُ عَنِ الثَّقَاتِ
الْمَوْضُوعَاتِ" یعنی ثقہ راویوں سے موضوعات روایت کرتا ہے، راوی کثیر بن
شنفیر کے متعلق یحییٰ کا قول ہے: "لَيْسَ بِشَيْءٍ"، حفص بن سلیمان کے متعلق امام احمد
کا قول ہے: "هُوَ مَرْكُوكُ الْحَدِيثِ" یعنی وہ متردک الحدیث ہے۔ اس طریق
کا ایک اور راوی اسماعیل بن عمر الدجلی ہے جو ضعیف ہے۔ ۵۴۸ علامہ حافظ ابن حجر
عسقلانی نے کثیر بن شنفیر کے متعلق "صَدُوقٌ يَخْطِئُ"، کا قول اختیار کیا ہے ۵۴۹
لیکن حق یہ ہے کہ امام ابن الجوزی کی رائے زیادہ قوی اور راجح ہے۔

طریق سوم:

"أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي
قَالَ أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الصُّرَيْفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ
الْكَتَّانِيُّ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ
يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ قَالَ نَا حَاجَجُ بْنُ نَصْرِ قَالَ نَا الْكُثَيْبِيُّ
بْنُ دِينَارٍ الْجَهْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ" (ذكره
ابن الجوزي) ۵۴۹

۵۴۷ جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۹ و تاریخ برجان السهمی ج ۱ ص ۲۴۵ والذہبی ج ۳ ص ۲۰۲
والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۹ ۵۴۸ ایضاً ج ۱ ص ۶۴ ۵۴۹ تقریب التہذیب
لابن حجر عسقلانی ج ۱ ترجمہ کثیر بن شنفیر ۵۴۹ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۴۔

اس طریق میں ابو حفص الکتانی کا نام عمر بن ابراہیم بغدادی ہے۔ یہ روایت بھی قوی الاسناد نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزیؒ اس طریق کے ایک راوی ثنی بن یزار کے متعلق امام عقیلؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: ”فِي حَدِيثِهِ نَقْصٌ“ ۱۵

طریق چہارم:

”... نَاعَبِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَّابِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ..... الْخ“ (ذکرہ ابن عبد البرؒ) ۱۶

اس طریق میں عبید بن محمد الفرابی راوی ”مجهول“ ہے۔ اس راوی کی ”جہالت“ کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے پوری سند نقل کرتے ہوئے ابتداءً خود اشارہ فرمایا ہے ۱۷

طریق پنجم:

”أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ خَيْرُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا إسماعيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا أَبُو عَمْرٍو الْفَارِسِيُّ قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا بَابُوِيهِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ عَوْفَةَ قَالَ نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرَّاشٍ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَرْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ..... الْخ“ (ذکرہ ابن الجوزیؒ) ۱۸

۱۵ تارخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۶۹ والعبری خبر من غیر للذہبی ج ۳ ص ۴۶ طبع دائرة المطبوعات والنشر الكويت ۱۹۶۰ ۱۶ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۴ ومیزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۴۳۵ جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۹ ۱۷ ۱۸

یہ روایت بھی صحیح ثابت نہیں ہے، کیونکہ اس طریق کا ایک راوی عبداللہ بن خراش ہے۔
 جسے ابن حبان نے ”ضعیف“ درج کیا ہے ۵۵۔ امام ابن الجوزی عبداللہ بن خراش کے متعلق ابو زرہؓ
 کا قول نقل فرماتے ہیں ”لَيْسَ بِشَيْءٍ“ ۵۶۔ اس طریق روایت میں ایک راوی ابراہیم
 البقی بھی ہے، جس کے متعلق اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ عند النزار ”مجمول“ ہے ۵۷

طریق ششم:

”أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْقَزَازِيُّ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ
 عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَلِيٍّ
 بْنُ الْوَرَّاقِ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ
 السَّكَرِيِّ قَالَ نَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ دَلْوَيْهِ قَالَ
 نَا أَبُو رُمَيْحٍ التَّزَمِدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَ نَا
 مُحَمَّدُ بْنُ صَوْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ زَيْدٍ
 أَبُو بَرَاهِيْمَ قَالَ نَا زِيَادُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ
 الخ“ (ذكره الخطيب وابن عبد البر وابو نعيم)

عن طریق زیاد واورده الذہبی وابن الجوزی ۵۸

یہ طریق بھی مجروح راوی سے پاک نہیں ہے۔ چنانچہ زیاد بن میمون کے لیے مروی
 ہے: ”وَكَانَ يَكْذِبُ عَنْ أَنَسٍ“ ۵۹ اور زیاد بن میمون کے متعلق امام ابن الجوزیؒ
 فرماتے ہیں: ”يزيد بن هارون كاذب“ ۶۰ اور یحییٰ کا قول ہے: لَا
 يُسَارِعُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا“ ۶۱

۵۵ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۸ ۵۹ کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۲۸۳۔

۵۶ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۴ ۶۵ میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۳۶۔

۵۷ جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۸ و اخبار الاصبہان لابن نعیم الاصبہانی ج ۲

ص ۵۲ و میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ ص ۹۵ و ذکر الخطیب ج ۴ ص ۱۵۶ و العلل المتناہیہ

طریق ہفتم؛

”... قَالَ الْمُقْرِئُ: وَنَا أَبُو عَمْرٍَا الْحَوْلَانِي نَاهَشَامُ
بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو الْتَغْيِ قَالَ نَا الْمُعَانِي بْنُ عَمْرٍَا قَالَ
نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ
عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ ... الْخ“ (ذكره ابن
عبد البر و ابن الجوزي) ۱۱۱

یہ روایت بھی غیر صحیح ہے، کیونکہ اس طریق میں اسماعیل بن عیاش راوی ”ضعیف“
ہے۔ امام ذہبی نے اسے ”ضعفار“ میں شمار کیا ہے۔ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں:
”هُوَ ضَعِيفٌ“ ۱۱۲ نیز ابن عیاش کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی ان روایات میں
جو وہ غیر شامیوں سے روایت کرتا ہے، (یقیناً) ضعف پایا جاتا ہے ۱۱۳ چونکہ اس کی
یہ روایت بھی غیر شامی یعنی یونس بن یزید، جو اہل مصر میں تھے، سے مروی ہے اسلئے
ضعیف ہے۔

طریق ہشتم؛

”أَخْبَرَنَا الْقَزَازُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ
نَاصِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَزَقٍ قَالَ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ
عُبَيْدِ الْخَلَّالِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاصِرٍ بْنِ حِيَّاتٍ

لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۰ ۱۱۴ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ الموضوعۃ للالبانی ج ۱ ص ۸۸
۱۱۵ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵ ۱۱۶ جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱
ص ۹ و العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۹ ۱۱۷ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۴
۱۱۸ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ لناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۴۴۰ و ج ۲ ص ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳،

قَالَ نَا عَمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ
عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ جَابَانَ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ (ذكره الخطيب وابن الجوزي)

اس طریق میں راوی میسرہ بن عبد اللہ غالباً میسرہ بن عبد ربہ ہے جس نے موسیٰ
بن جابان سے روایت کی ہے اور جیسا کہ خطیب بغدادی نے صراحت کی ہے ۱۵۷
علامہ ذہبی کا قول ہے کہ میسرہ بن عبد ربہ "مشہور کذاب ہے" ۱۵۸ خطیب بغدادی کے
پیشرو میسرہ بن عبد ربہ "متروک" ہے ۱۵۹ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی فرماتے ہیں: "هُوَ
مُتَّبَعٌ لَا بُرْرَ لَهُ فِيهِ" ۱۶۰ اس طریق کے دوسرے راوی عمران بن عبد اللہ کے متعلق
امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ "عمران کو ضعیف بتایا گیا ہے ۱۶۱ پس واضح ہوا کہ یہ
روایت بھی ناقابل اعتماد ہے۔

طریق پنجم:

"نَا أَبُو سَعِيدٍ الزُّوزَنِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ وَشَّاحٍ قَالَ نَا ابْنُ
شَاهِينَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَشْعَثُ قَالَ
نَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ قَدِيمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ..... الخ"
(ذكره ابن عبد البر والجوزي) ۱۶۲

۱۶۲ سادہ الخطیب ج ۶ ص ۳۸۶ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۰، ۶۱، ۶۲ ۱۶۳ تاریخ
بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۲۲ ۱۶۴ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۱ ص ۲۵۶
۱۶۵ تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۲۲ ۱۶۶ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی
ج ۲ ص ۹۰ ۱۶۷ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵ ۱۶۸ جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱
ص ۷ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۹۔

یہ روایت بھی صحیح ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس طریق میں ایک راوی سلیمان بن قرم ہے، جس کے متعلق یحییٰ کا قول ہے: ”لَیْسَ بِشَیْءٍ“ امام ابن الجوزی نے بھی یحییٰ کے اس قول کو اختیار کیا ہے ۱۷

طریق دوم:

”أَنَا هَبَةُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرِيرِيِّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ الْفَتْحِ وَأَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْبَنَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ ابْنُ اللَّاتِبِ نُسَيْبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ ابْنُ شَمْعُونٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّوْمَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ وَشَّاحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ أَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ ابْنِ حُدَيْفَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَنَاجِرِ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ نَا حَتَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”طَلَبُ الْعِلْمِ... إلخ“ (ذکرہ ابن الجوزی) ۱۸

یہ طریق اسناد بھی صالح و سالم نہیں ہے۔ اگرچہ اس طریق کو ذکر کرنے کے بعد علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں: ”رَجَا لَهُ ثِقَاتٌ“ یعنی اس کے رجال ثقہ ہیں، ۱۹ لیکن امام ابن الجوزیؒ اس طریق کے ایک راوی یحییٰ بن داؤد کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ”جھول“ ہے ۲۰

طریق یا زودم: ”أَنَا الْقَرَّازُ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا

۱۷ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ص ۶۴ ج ۱ ۱۸ ایضاً ج ۵ ص ۵۸ ۱۹ احسنہ للسخاوی ص ۲۵ ج ۲ ۲۰ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۴

أَبُو سَحَابٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَوْزِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ. وَأَخْبَرَنَا الْقَزَاوِيُّ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا الْقَاضِي أَبُو الْعَلَاءِ
 قَالَ نَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ التِّيسَابُورِيُّ
 قَالَ نَا أَبُو سَحَابٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو
 الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ
 بْنُ الْمُغَلِّسِ الْجَمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْوَلِيدِ
 قَالَ نَا أَبُو يُوسُفَ قَالَ نَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ..... الْحَزَنُ" (ذكره الخطيب

وابن الجوزي) ۱۷۸

یہ روایت بھی ساقط الاعتبار ہے۔ کیونکہ اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے
 ہیں: "اس میں احمد بن الصلت راوی ہے جس کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے: "كَانَ
 يَضَعُ الْحَدِيثَ" نیز امام دارقطنی یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا حضرت انس
 بن مالک کو دیکھنا یا ان سے سماع یا کسی بھی ایک صحابی سے ملاقات بیان کرنا صحیح
 نہیں ہے" ۱۷۹ خطیب بغدادی نے بھی اپنی اسناد کے ساتھ امام ابو حنیفہ ر. کا
 حضرت انسؓ کو نہ دیکھنا، نہ ان سے سماع ہونا اور نہ ہی امام صاحب کا کسی اور صحابی
 سے ملاقات کرنا "عن حمزة السهمي عن دارقطني" بیان کیا ہے ۱۸۰ لیکن
 علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس بارے میں علامہ خطیب بغدادی کی خطا کا تذکرہ اس
 طرح کیا ہے: "امام ابو حنیفہ ر. کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی ہے، مگر حضرت انسؓ
 کو امام موصوف نے بچشم خود دیکھا ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے کہ ان سے آپ کا سماع
 نہیں ہے" ۱۸۱

۱۷۸ ساقہ الخطیب ج ۴ ص ۲۰۷ وج ۹ ص ۱۱۱ والحلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۰ ۱۷۹ لعل
 المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵ ذکر الخطیب ج ۴ ص ۲۰۸ ۱۸۰ تہذیب الصیغہ للسیوطی ج ۲

طریق دوازدهم:

”أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
مُسْعَدَةَ قَالَ نَاحِمَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ الْبَلَدِيِّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَشِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ
قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بَحْتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ...“
(ذكره ابن الجوزي) ۱۹

یہ روایت بھی ناقابل اعتبار ہے۔ کیونکہ اس طریق کے ایک راوی معان ابن رفاقہ
کو صحیحی نے ”ضعیف“ بتلایا ہے اور ابن حبانؒ کا قول ہے: ”يَسْتَحِقُّ التَّرْكَ“
یعنی چھوڑ دیے جانے کا مستحق ہے۔ اس طریق کا ایک اور راوی محمد بن سلیمان ہے جس
کے متعلق امام ابو حاتم رازیؒ فرماتے ہیں: ”هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ“ یعنی وہ
منکر الحدیث ہے۔ لیکن محمد بن سلیمان کو ابو عوانہ اور مسلمؒ نے ”صَدُوقٌ“ کہہ کر اس کی
توثیق کی ہے۔ امام نسائیؒ بھی فرماتے ہیں: ”لَا يَأْسُ بِهِ“ یعنی اس میں کوئی حرج
نہیں ہے۔ لیکن امام ابن الجوزی نے معان ابن رفاقہ کے متعلق صحیحیؒ اور ابن حبانؒ
کے اقوال اور محمد بن سلیمان کے متعلق ابو حاتم رازی کے قول کو اختیار کیا ہے ۱۹

طریق سیزدہم: ”أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ نَا ابْنُ مُسْعَدَةَ قَالَ“

۵۵ والتبكيل بآني تانيب الكوثري من الاباطيل ج ۱ ص ۱۸۰-۱۸۱، الطبعة الاولى ۱۳۸۶ھ
۱۹۹۹ھ العلل المتناهي لابن الجوزي ج ۱ ص ۶۱ ۱۹۹۹ھ تهذيب التهذيب لابن حجر عسقلاني ج ۱
ج ۹ ص ۲۰۰ طبع حيدرآباد دکن ۱۳۲۵ھ ۱۹۹۹ھ العلل المتناهي لابن الجوزي ج ۱،
ص ۶۵-

أَخْبَرَنَا حَمَزَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِي قَالَ قَالَ مَا أَحْمَدُ
بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِ عَمْبَسَةَ قَالَ نَاسِلِيمَانُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ الْخَبَائِرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ قَالَ نَا أَلَا وَرَاعِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ..."

یہ روایت بھی بھروسہ کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس طریق کے راوی سلیمان بن سلمہ
الخجاری کے متعلق بیہوشی نے درج کیا ہے: "إِنَّهُ مَتْرُوكٌ" ۳۳۵، ابن حنیڈ کا قول ہے:
"كَانَ يَكْذِبُ" ۳۳۶، ابن حبان نے اس راوی کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ اور
خطیب بغدادی کا قول ہے: "وَالْخَبَائِرِيُّ مُشْتَهَرٌ بِالضَّعْفِ" ۳۳۷ اور امام
ابن الجوزی فرماتے ہیں، خجاری کے متعلق امام رازی کا قول ہے "وہ متروک الحدیث ہے"
طریق چہارم: "أَخْبَرَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعَدَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَزَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِي
قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَمْعِيُّ
قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ سَيَّاهٍ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ..." الخ (ذکرہ
ابن عبد البر وابن الجوزی) ۳۳۸

یہ طریق بھی ضعیف راوی سے پاک نہیں ہے، چنانچہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس
میں حسان بن سیاہ راوی ہے جس کی "ضعیف" امام دارقطنی نے فرمائی ہے ۳۳۹
طریق پانچواں: "أَخْبَرَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالَ
نَا حَمَزَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ ابْنُ عَدِي قَالَ نَا
عُمَرُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّحَّاحِ قَالَ نَا ابْنُ
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ..." الخ (ذکرہ ابن الجوزی)

۳۴۰ ایضاً ص ۶۱۳ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۲۳ ۳۴۱ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعة
لنصرہ دین لابانی ج ۲ ص ۵۵ ۳۴۲ ایضاً ج ۲ ص ۵۹ ۳۴۳ اعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵ ۳۴۴ جامع
بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۷۰ ۳۴۵ اعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۹ ۳۴۶ اعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵

یہ روایت بھی عند المجتہدین ناقابل اعتماد ہے۔ کیونکہ اس طریق کے راوی مسلم الملائی کے متعلق فلاس کا قول ہے: ”مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جِدًّا“ یعنی بہت زیادہ منکر الحدیث ہے، اور یحییٰ کا قول ہے: ”لَا تُشْعَرُ“، اس طریق کا ایک دوسرا راوی ابوسہل جس کا نام بقول علامہ ابن الجوزی تمام بن مصک ہے^{۹۸} کے متعلق یحییٰ کا قول ہے: ”لَيْسَ حَدِيثُهُ بِشَيْءٍ“ یعنی اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے!۔ اس طریق کا تیسرا راوی عبد الوہاب بن الضحاک ہے جس کے متعلق ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: ”كَانَ يَكْذِبُ“، اس طریق کا ایک چوتھا راوی بھی مجروح ہے۔ اس کا نام ابن عیاش ہے جو امام ذہبی اور امام ابن الجوزی کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔ اسماعیل بن عیاش پر نقد و جرح اس سے قبل ”طریق ہفتم میں بالتفصیل پیش کی جا چکی ہے۔ اس روایت کے مندرجہ بالا مجروح روایت کی تضعیف میں ائمہ جرح و تعدیل کے مذکورہ اقوال سے امام ابن الجوزی نے بھی اتفاق درج کیا ہے۔^{۹۹}

طریق شانزدہم: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَاقَلَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَامِلِيُّ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كُرَّانَ وَأَنَا ابْنُ نَاصِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ رِزْقٍ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ زِيَادٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّقَفِيُّ قَالَ نَا نَافِعٌ قَالَ نَا أَبُو عَمْرٍاءُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِبُوا الْعِلْمَ^{۱۰۰} (ذکرہ ابن الجوزی) ^{۱۰۱}

یہ روایت بھی اعتماد کے قابل نہیں ہے، کیونکہ ابن عدی نے اس کے راوی سلیمان بن کران پر شدید قرح و جرح فرمائی ہے۔ اور ابو حاتم رازی نے اس کی ”تضعیف“ کی ہے۔ اس طریق کا ایک راوی مسلم بن سعید الشقفی ہے، جس کا ترجمہ تلاش کے باوجود نہیں مل سکا ہے۔ ایک اور راوی ابو النضر، جس کا نام ہاشم بن قاسم ہے اور جس سے حسن بن مکرم نے روایت کی ہے، خطیب کے نزدیک ”ثقة“ ہے^{۱۰۲}۔ لیکن امام ابن الجوزی سلیمان بن کران پر ابن عدی و ابو حاتم رازی کی جرح سے اتفاق کرتے ہوئے ابو النضر کو ”مجهول“ بتلاتے ہیں^{۱۰۳}۔ (جاری ہے)

۹۸ ایضاً ص ۲۲۰، ۹۹ ایضاً ص ۱۹۹، ایضاً ص ۲۰۶، ایضاً ص ۲۱۱، ۱۰۰ تاریخ بغداد للخطیب ج ۴ ص ۶۳، ۱۰۱ لعل المتابعین لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵۔